خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ | 16-اکتوبر 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 236 | بدھ | جمادی الثانی۔1417ھ 16 اخاء 1375ھش 16 اکتوبر 1996ء

ہماری جماعت کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے

ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ ہر طرف ضلالت غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں۔ دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی عظمت نہیں ہے۔ حقوق اور وصایا کی پروا نہیں ہے۔ دنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہماک ہے ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھ کر دین کے حصہ کو ترک کر دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ضائع کر دیتے ہیں۔ جیسے کہ یہ سب باتیں مقدمہ بازیوں اور شرکاء کے ساتھ تقسیم حصہ میں دیکھی جاتی ہیں لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بیماریوں میں جہاں قضا مبرم ہوتی ہے وہاں تو کسی کی پیش ہی نہیں جاتی اور جہاں ایسی نہیں وہاں البتہ بہت سی دعاؤں اور توجہ سے اللہ تعالیٰ جواب بھی دے دیتا ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مشابہ بمبرم ہوتی ہے اس کے ٹلا دینے پر بھی خدا تعالیٰ قادر ہے۔ یہ حالت ایسی خطرناک ہوتی ہے کہ تحقیقات بھی کام نہیں دیتی اور ڈاکٹر بھی لاعلاج بتا دیتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل کی یہ علامت ہوتی ہے کہ بہتر سامان پیدا ہوتے جاویں اور حالت دن بدن اچھی ہوتی جاوے ورنہ بصورت دیگر حالت مریض کی دن بدن ردی ہوتی جاتی ہے اور سامان ہی کچھ ایسے پیدا ہونے لگتے ہیں کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ اکثر ایسے مریض جن کے لئے ڈاکٹر بھی فتویٰ دے چکتے ہیں اور کوئی سامان ظاہری زندگی کے نظر نہیں آتے۔ ان کے واسطے دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معجزانہ رنگ میں شفا اور زندگی عطا کرتا ہے گویا کہ مردہ زندہ ہونے والی بات ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 537)

خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار ان نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

ایک تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو (ان) ہدایات کی قدر کرتے ہیں اور ایک وہ ہوتے ہیں جو قدر نہیں کرتے ہیں۔ اور ان دستوروں پر عمل در آمد نہیں دکھاتے ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے۔ ایک گروہ جو سعادتمندوں کا گروہ ہوتا ہے ان پاک راہوں کی قدر کرتا ہے۔ اور اپنے عملدر آمد سے بتلا دیتا ہے کہ وہ فی الحقیقت اس راہ کے چلنے والے اور اس راہ کے ساتھ پیار کرنے والے ہیں۔ اور دوسرے اپنے انکار سے بتلا دیتے ہیں کہ وہ قدر نہیں کرتے۔ یہ (کلام الٰہی) جب آیا۔ اور سید و مولیٰ رسول اکرم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام الٰہی اور پھر اپنے کامل اور پاک نمونہ سے ہدایت کی راہ بتلائی بہت سے نابکار سعادت کے دشمن انکار اور مخالفت پر تل پڑے۔ اور جو سعادت مند تھے۔ وہ ان پر عمل کرنے کے لئے نکلے اور دنیا کے سرمایہ فخر و سعادت اور راحت و آرام ہوئے اور ان کے دشمن خائب و خاسر اور ہلاک ہوئے۔ آخر وہ سعادت کا زمانہ گزر گیا(۔)

مگر نادان انسان کیا یہ سمجھتے ہیں کہ انعام الٰہی کی ناقدری کرنے سے ہم سے کوئی باز پرس نہ ہوگی۔ ان کا یہ خیال غلط ہے۔ دنیوی حکومت میں ہم دیکھتے ہیں کہ کسی حاکم کا حکم آجاوے اور پھر رعایا اس حکم کی تعمیل نہ کرے تو سزایاب ہوتی ہے۔ نہ ماننے والوں کا آرام رنج سے اور ان کی عزت ذلت سے متبدل ہو جاتی ہے پھر اگر کوئی احکم الحاکمین کی بتائی راہ اپنا دستور العمل نہ بنا دے تو کیونکر دکھوں اور ذلتوں سے بچ سکتا ہے۔

یاد رکھو کہ حکم حاکم کی نافرمانی حسب حیثیت حاکم ہوا کرتی ہے۔ یہ ذلت بھی اسی قدر ہوگی جس قدر کہ حاکم کے اختیارات ہیں۔

دنیا کے حاکم جو محدود حکومت رکھتے ہیں۔ ان کی نافرمانی کی ذلت بھی محدود ہی ہے مگر خدا تعالیٰ جو غیر محدود اختیارات رکھتا ہے اس کے حکم کی خلاف ورزی میں ذلت بھی طویل ہوگی۔ گو یہ سچ ہے کہ (۔) میری رحمت میری غضب سے بڑھی ہوئی ہے۔ مگر جیسی کہ اس کی طاقتیں وسیع ہیں اسی انداز سے نافرمان کی ذلت بھی ہونی چاہئے۔ اور ہوگی ہاں بہت سی سزائیں ایسی ہیں کہ انسان ان کو دیکھتا ہے اور بہت سی سزائیں ایسی ہیں کہ ان کو نہیں دیکھ سکتے تو غرض یہ ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ خدا کے قانون اور حکم کی اگر پرواہ نہ کریں گے تو کیا نقصان ہے؟ نہیں نہیں۔ خبردار ہو جاؤ۔(۔)

باقی صفحہ 7 پر

التواء اجتماع

○ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ 1996ء کی مجوزہ تواریخ 18 تا 20۔اکتوبر تھیں چونکہ انتظامیہ کی طرف سے تاحال اس اجتماع کے انعقاد کی اجازت کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے اس اجتماع کو تا اطلاع ثانی ملتوی کیا جاتا ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

تقریب رخصتانہ

○ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ کوثر پروین صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 12-اکتوبر 96ء کو کوارٹر نمبر 94 تحریک جدید میں منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں بزرگان سلسلہ نے شرکت فرمائی اور محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔ یاد رہے کہ عزیزہ کا نکاح 8- اگست 96ء کو عزیزم ناصر احمد رفیق مربی سلسلہ کے ساتھ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک میں پڑھا تھا۔ مورخہ 96-10-13 کو عزیزم ناصر احمد رفیق صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی۔ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فیصل جہانگیر صاحب نیو گارڈن ٹاؤن لاہور کو مورخہ 3-ستمبر 1996ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام احمد جہانگیر تجویز ہوا ہے۔ نو مولود مکرم ڈاکٹر میاں منصور احمد صاحب نیو یونیورسٹی کیمپس کا نواسہ ہے اور مکرم طاہر احمد صاحب نیو گارڈن ٹاؤن لاہور کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نو مولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد کھوکھر صاحب آف سوئٹزر لینڈ کی بیٹی ایماء منور عمر دو سال کے دل کا اپریشن ہوا ہے بچی کی حالت تشویش ناک ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

عزیزو! یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا وقت ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

16- اخاء 1375 ہش 16 - اکتوبر 1996ء

ہر حال میں خدا کا شکر ادا کریں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"یہ ایک ضروری نصیحت ہے اور اس کو یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص مصیبت زدہ ہو تو اسے ڈرنا چاہئے کہ ایسا نہ ہو کہ اس سے بڑھ کر اس پر کوئی مصیبت گرے۔ کیونکہ دنیا دار المصائب ہے اور اس میں غافل ہو کر بیٹھنا اچھا نہیں۔ اکثر مصائب متنبہ کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ ابتداء میں اس کی صورت خفیف ہوتی ہے۔ انسان اس کو مصیبت نہیں سمجھتا۔ پھر وہ بیتاب کرنے والی مصیبت ہو جاتی ہے۔ دیکھو اگر کسی کو آہستگی سے دبایا جائے تو اس کے بدن کو آرام پہنچتا ہے۔ وہی ہاتھ زور سے مارا جائے تو موجب دکھ ہو جاتا ہے۔ ایک مصیبت سخت ہوتی ہے جو وبال جان بن جاتی ہے۔ کلام الٰہی نے ہر دو مصائب کا ذکر کر دیا ہے"۔

اس ارشاد میں واضح طور پر یہ نصیحت کی گئی ہے کہ جو مصیبت بھی انسان پر وارد ہوتی ہے اس سے بڑھ کر بھی کسی مصیبت کے وارد ہونے کا امکان ہوتا ہے اور چونکہ ایسی صورت پیش آسکتی ہے کہ حالات خراب سے خراب تر ہو جائیں اس لئے انسان کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کا شکر کرتے رہنا چاہئے کہ اس نے جس حال میں رکھا ہے وہ اس کے لئے ابتلاء تو ہے لیکن اس سے بڑے ابتلاء سے بچایا ہوا ہے۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کی طرف نظر رکھے اور اس بات سے ڈرتا رہے کہ کہیں کوئی اور بڑی مصیبت اسے آکر گھیر نہ لے تو یقیناً خدا تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی مصیبت کو کم کرتا ہے۔ جہاں تک کسی مصیبت کا سوال ہے اس کے متعلق یہ بات ہمیشہ تجربے میں آتی ہے کہ پہلے تو چھوٹی سی بات ہوتی ہے۔ انسان اس کی پرواہ نہیں کرتا اور پرواہ نہ کرنے کے نتیجہ میں وہی بات وسعت اختیار کرتی چلی جاتی ہے۔ اور اس کی مزید تکلیف کا باعث بن جاتی ہے۔ بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ وبال جان بن جاتی ہے۔

پس انسان کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہئے اگرچہ اپنے مصائب کا ذکر تو کرے لیکن اس رنگ میں نہیں کہ خدا تعالیٰ کی ناشکری کا اظہار ہوتا ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسے جس حال میں رکھا ہے کچھ لوگ اس سے بھی برے حال میں موجود ہیں۔ تو پھر کیا یہ شکر کا مقام نہیں کہ وہ بہت سے لوگوں سے بہتر زندگی بسر کر رہا ہے۔

پس ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہئے اور اس سے دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اس نے جس حال میں بھی ہمیں رکھا ہے اس سے زیادہ برے حال میں نہ چلے جائیں۔ کیونکہ حقیقی طور پر مصائب کا زائل کرنے والا خدا ہی ہے۔ وہی ان سے نجات دیتا ہے۔ اس لئے اسی سے دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ مصائب اور مشکلات کو دور فرمائے اور آسانیاں مہیا فرماتے ہوئے ہمیں بہتر طریق پر زندگی گزارنے کی توفیق دے۔

اپنی سعی تمام میں ہم نے
عزم و ہمت سے کام لینا ہے
بے خداؤں کی بھیڑ میں جا کر
اپنے مولا کا نام لینا ہے

ابوالاقبال

○

بات سے بات نکلتی ہے نکلنے دو نسیم
آگ دہکی ہے جو دل میں اسے جلنے دو نسیم

شوقِ منزل جو ہر اک گام بڑھا جاتا ہے
میری رفتار کے جذبے کو مچلنے دو نسیم

زندگی زندہ دلوں کی ہے امانت اے دوست
موت یہ راز اگلتی ہے اگلنے دو نسیم

یوں نہ افسردہ دلی خود پہ مسلط کر لو
وعدہ گر وعدۂ فردا ہے تو ٹلنے دو نسیم

رات بھر میں نے سنی ہے کوئی میٹھی آواز
ہو سکے تو یہ مری رات نہ ڈھلنے دو نسیم

آنسوؤں سے بھی تو ملتی ہے سکینت کی فضا
آنکھ اُبلی ہے تو جی بھر کے ابلنے دو نسیم

میرے غم میرے نہیں سارے زمانے کے ہیں غم
میری خوشیوں کو بھی ہر سینے میں پلنے دو نسیم

تم کہو گے تو میں پھر خاک پہ گر جاؤں گا
چند لمحے تو قدم میرے سنبھلنے دو نسیم

رکھ رہا ہوں تری دیوار پہ آنکھوں کے چراغ
ظلمتِ شب کے مقابل اِنہیں جلنے دو نسیم

بولتے بولتے ہر بات ہی کہہ ڈالی ہے
ہونٹ سِل جائیں، زباں کو بھی نہ چلنے دو نسیم

نسیم سیفی

اس جگہ وصیت کا لکھنا بھی موزوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر ان کا قدر کرے ان سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بغض ان سے نہ رکھے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

گر بدل باشدت خیال خدا
ایں چنیں ناید از تو استغنا

اگر تیرے دل میں خدا کا خیال ہوتا تو اتنی لاپروائی تجھ سے ظہور میں نہ آتی

از دل و جاں طریق او جوئی
واز سرِ صدق سوئے او پوئی

تو اپنے جان و دل سے اس کا راستہ ڈھونڈتا اور صدق سے اس کی طرف دوڑتا

ہر کرا دل بود بدلدارے
خبرش پرسد از خبر دارے

جس کا دل کسی معشوق سے لگا ہوا ہوتا ہے وہ تو واقف کار سے اس کی خبر معلوم کرتا رہتا ہے

گر نباشد لقائے محبوبے
جوید از نزد یار مکتوبے

اگر محبوب کی ملاقات میسر نہ ہو تو یار کے خط ہی کا طالب ہوتا ہے

بے دلآرام نایدش آرام
گہ بروئیش نظر گہے بکلام

اسے محبوب کے سوا آرام نہیں آتا کبھی اس کے منہ کو دیکھتا ہے کبھی اس کے کلام کو

آنکہ داری بدل محبت او
نایدت صبر جز بہ صحبت او

وہ شخص جس کی محبت تیرے دل میں ہے۔ تجھے بغیر اس کی ملاقات کے صبر نہیں آتا

فرقت او گر اتفاق افتد
در تن و جان تو فراق افتد

اگر اس سے اتفاقاً جدائی ہو جائے تو تیرے بدن سے تیری جان نکلنے لگے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

کہ اگر انسان کے دل میں خدا کا خیال ہو تو وہ اس سے لاپرواہی نہیں برت سکتا۔ جس قدر زیادہ خدا کی معرفت ملتی جائے اتنا ہی زیادہ وہ خدا کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ اور اسے اپنا محبوب سمجھنے لگتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان کو خدا کی تلاش ہو تو وہ یقیناً اپنے جان و دل سے اس کا راستہ ڈھونڈتا ہے اور وہ اس کی طرف نہایت خلوص سے بھاگتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی منزل ہو جاتا ہے اور وہ دوڑ کر اپنی منزل کو پالینا چاہتا ہے۔ یہ بات بالکل ایسی ہی ہے کہ جیسے جب کوئی کسی سے محبت کرتا ہے تو ہر وہ شخص جو اس محبوب سے واقف ہوتا ہے اس سے اس کے متعلق پوچھتا ہے وہ کہاں ہے۔ کس حال میں ہے۔ کس طرح مل سکتا ہے۔ یہ ساری باتیں معلوم کرنے کا دل میں جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر محبوب سے ملاقات نہ بھی ہو تو انسان اس بات پر خوش رہتا ہے کہ اس کا پیغام اسے مل گیا ہے۔ اس پیغام کو وہ اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتا ہے اور اپنے محبوب کے سوا اسے کسی صورت بھی آرام نہیں آتا۔ اگر وہ اس کے سامنے کھڑا ہو تو وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھتا اور خوش ہوتا ہے اور اس کے دل میں ایک خواہش پیدا ہوتی ہے جو لحہ بہ لحہ بڑھتی چلی جاتی ہے کہ وہ اس سے کلام کرے۔ اور جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں جس کے ساتھ کسی کو محبت ہوتی ہے وہ ہر لحہ اس سے ملاقات کا خواہش مند ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی ملاقات کے لئے بے صبری کا اظہار کرتا ہے۔ اور اسے اس وقت تک صبر نہیں آتا جب تک کہ وہ اس سے ملاقات نہ کرلے۔

خدا تعالیٰ کے متعلق اس قسم کے جذبات کا پیدا کرنا از حد ضروری ہے۔ وہی ہمارا حقیقی محبوب ہے اور وہی محبوب ایسا ہے جو ایک دفعہ مل جائے تو پھر جدائی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اور انسان کو ایسا اطمینان مل جاتا ہے کہ اگر اسے دنیا کی ساری دولت مل جاتی تب بھی ویسا اطمینان اسے حاصل نہ ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم خدا تعالیٰ ہی کو اپنا حقیقی محبوب جانیں اور جو کچھ ان اشعار میں کہا گیا ہے اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بشکریہ مجلّہ الجامعہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

محترم مرزا عبدالحق صاحب لکھتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک مقدمہ میں مخالفین نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ذات پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی۔ اس مقدمہ کی پیروی میرے سپرد تھی۔ مکرم مولوی فضل دین صاحب پلیڈر میری امداد کرتے تھے۔ بٹالہ میں کیس تھا حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور بعض اور دوست اس کی تاریخوں پر کارروائی دیکھنے کے لئے موجود رہتے تھے۔ ایک روز معاملہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے یہ بزرگ ٹیکسی لے کر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تجویز کیا کہ محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کو تار دے کر پیروی کے لئے بلا لیا جائے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ حضرت صاحب فرمانے لگے۔ نہیں اس کی کیا ضرورت ہے۔ عبدالحق ہی پیروی کرے۔ اسی وقت حضرت صاحب نے مجھے اپنی ایک قمیض دی کہ پیروی کرتے وقت یہ اندر سے پہن لیا کریں۔ یہ قمیض ابھی تک میرے پاس پڑی ہے۔ یہ اعتماد کی عجیب مثال ہے۔ میری پریکٹس اس وقت صرف دو تین سال کی تھی۔

پاکستان بننے کا اعلان ہوا اور قادیان ہندوستان میں کر دیا گیا تو حضرت صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں قادیان کی حفاظت کے لئے چند ماہ تک وہاں ٹھہر جاؤں۔ میرے لئے یہ عین راحت کی بات تھی۔ چنانچہ میں آخری قافلہ کے آنے تک (47-11-16 تک) وہاں رہا اور حضرت صاحب کی طرف سے مفوضہ کام سرانجام دیتا رہا۔ حضرت امام جماعت الثالث اور حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب بھی وہیں تھے۔ ہم تینوں حضرت صاحب کے حکم کے تحت آخری قافلہ میں آئے۔

حضرت صاحب نے ایک دن پہلے ہم تینوں کو ایک مشترکہ خط لکھا۔ جس میں ہمیں یوں مخاطب فرمایا:۔

"عزیزان مرزا ناصر احمد (حضرت امام جماعت الثالث) و مرزا منور احمد و مرزا عبدالحق۔

اس خط میں ہمارے لئے مفصل ہدایات تھیں۔ اور یہ تھا کہ ہم فلاں فلاں جگہ دعا کریں اور پھر آئیں۔ میرے جیسے عاجز انسان کے لئے حضرت صاحب کا یہ طرز خطاب جس میں اپنے جگر گوشوں کے ساتھ اس عاجز کو شامل فرما دیا کیسا راحت بخش تھا۔ یہ خط حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے پاس رہا۔

قادیان میں ہی حضرت صاحب نے مجھے تحریر فرمایا کہ پاکستان میں جس جگہ ہمارا مرکز بنے گا وہ جھنگ کے ضلع میں ہے لیکن سرگودھا سے قریب ہے۔ اور فرمایا کہ یہ عاجز انتخاب کرلے کہ ان دو ضلعوں میں سے کہاں پریکٹس کرے گا۔ میں نے سرگودھا کو پسند کیا۔ اور سرگودھا میں ہی 1948-1-2 کو بطور سرکاری وکیل متعین ہوا۔ اور 6 سال سرکاری وکیل رہا۔ اس کے بعد میرا یہاں سے تبادلہ کیا گیا تو میں نے حضرت صاحب کی اجازت سے استعفیٰ دے دیا اور اپنی پریکٹس شروع کردی۔

اب چند ایک واقعات سرگودھا کے بھی لکھتا ہوں۔ جو حضرت صاحب کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔

غالباً 1950ء میں آپ نے مجھے تحریر فرمایا کہ آپ اس عاجز کے ساتھ سکیسر پہاڑ پر جانا چاہتے ہیں۔ اور اس عاجز سے تاریخوں کے متعلق دریافت فرمایا کہ میرے لئے کون سی مناسب رہیں گی۔ میں نے عرض کردیا۔ چنانچہ اس روز آپ یہاں تشریف لے آئے اور مجھے ساتھ لے لیا۔ راستے میں فرمانے لگے ہم دو دن پہلے بھی سکیسر ہو آئے ہیں۔ میں نے عرض کیا وہ کیسے۔ فرمانے لگے حضرت اماں جان نے خواہش کا اظہار کیا تھا۔ ان کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے انہیں اسی روز لے گیا۔ اور آپ کا پروگرام اسی طرح رہنے دیا تاکہ آپ کو تکلیف نہ ہو۔ میں سخت متعجب ہوا کہ حضرت صاحب نے میری سہولت کا اتنا خیال رکھا اور خود اتنی تکلیف اٹھائی کہ صرف دو دن پہلے اتنا لمبا سفر کیا۔ سکیسر میں دو تین دن حضرت صاحب کی باتیں گھنٹوں گھنٹوں روزانہ سننے کا موقعہ ملا۔ میں نے عرض کیا کہ یہاں کی مہمانی میرے ذمہ رہنے دیں۔ فرمانے لگے نہیں آپ ہمارے مہمان ہیں۔

1951ء میں حضرت صاحب نے اولاً" ایک سال کے لئے صوبائی امارت قائم فرمائی۔ اس تجربہ کے بعد اسے مستقل کردیا۔ پہلے انتخاب میں ہی اس عاجز کو چنا گیا۔ حضرت صاحب کی خدمت میں انتخاب کی رپورٹ بھیج دی گئی۔ اسی روز شام کو چائے کی ایک تقریب تھی۔ وہاں اس عاجز کو مخاطب ہو کر آپ فرمانے لگے:۔

"سنا ہے کہ قرعہ فال بنام من دیوانہ زنند۔ آپ اتنا بڑا کام کیسے کریں گے۔"

میں نے عرض کیا آپ جو ہدایت اور حکم دیں گے اس کے مطابق اللہ نے چاہا تو کرتا جاؤں گا۔

حضرت صاحب کی ایک خاص خصوصیت محنت اور جفاکشی تھی۔ ایک دفعہ میں نے بٹالہ کے سٹیشن پر آپ سے آپ کا روزانہ کا معمول پوچھا۔ فرمانے لگے میں رات کو ایک ایک بجے تک پڑھتا رہا ہوں۔ یہاں تک کہ میری آنکھوں کے سامنے تارے ناچتے تھے۔ پھر آخر شب کی عبادت کے لئے بھی اٹھتا تھا۔ اور صبح کی عبادت کے بعد سوتا بھی نہ تھا۔ اب اتنا نہیں کرسکتا۔ اور صبح کی عبادت کے بعد سو جاتا ہوں۔ یہ قریباً 1930ء کی بات ہے۔

کئی دفعہ ایسا ہوا کہ حضرت صاحب میرے یا بعض اور دوستوں کے ساتھ رات کو دو دو بجے تک کام کرتے۔ جن دنوں جماعت کے لئے کوئی خاص مشکلات ہوتیں ان دنوں تو کوئی حد ہی نہ رہتی۔ اور محنت اور جفاکشی میں سب کو مات کر دیتے۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم

شہر سیالکوٹ اور جموں

(جماعت احمدیہ کے حوالہ سے)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی سوانح حیات موسومہ بہ "تحدیث نعمت" میں شہر سیالکوٹ اور اس کے باسیوں کا نہایت عمدہ الفاظ میں حقیقت پسندانہ تذکرہ کیا ہے۔ اس شہر میں جماعت احمدیہ کے افراد خاصی تعداد میں رہتے تھے حضرت چوہدری صاحب موصوف نے ابتدائی تعلیم میٹرک تک اسی شہر میں حاصل کی آپ امریکن مشن ہائی سکول میں پڑھا کرتے تھے۔ جہاں کے بیشتر اساتذہ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے تھے (خاکسار بھی اسی سکول کا اولڈ بوائے ہے) اس کے اولین ہیڈ ماسٹروں میں سے ماسٹر غلام محمد صاحب اور سینئر ٹیچروں میں نواب شاہ صاحب اور منشی محمد اسماعیل صاحب وغیرہم بھی احمدیت کے سپوت تھے۔ ان دنوں تعلیم اتنی عام نہ تھی اس لئے اس بات کو برملا کہا جاسکتا ہے کہ سیالکوٹ کے اکثر تعلیم یافتہ استاد احمدیت کے نور سے منور تھے۔ بیت کبوتراں والی سے لے کر جس کے امام حضرت مولوی فیض دین صاحب تھے۔ بازار کلاں تک عملاً تمام پڑھے لکھے لوگ وکلاء سمیت احمدی تھے جو دوست باقاعدہ جماعت میں شامل نہ تھے۔ وہ بھی سلسلہ سے متصادم نہ ہوتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جو بعد میں علمی اعتبار سے جماعت کے اکابر علماء میں شمار ہوئے۔ اسی محلہ میں سکونت پذیر تھے۔ ان کی رہائش اسی جگہ پر واقع تھی جو علامہ اقبال کے گھر تک لے جاتی تھی۔ پاس محلہ میانہ پورہ میں اہلحدیث کی بیت کے اردگرد فرقہ اہل حدیث کا زور تھا۔ اس زمانہ میں حضرت میر عبدالسلام صاحب جماعت احمدیہ کے امیر تھے۔ آپ کرکٹ کے نامور کھلاڑی تھے۔ عبادات کا پورا پورا اہتمام کرتے تھے اور عبادات کے وقت کھیل میں وقفہ۔ سیالکوٹ سٹی کلب کے کرتا دھرتا تھے سیالکوٹ میں کرکٹ کا موجودہ سٹیڈیم جو علامہ اقبال کی نسبت سے اقبال پارک کہلاتا ہے۔ ان کی کاوشوں سے ہی پروان چڑھا۔ اس عظیم کرکٹر کا جس نے کرکٹ کو سیالکوٹ میں ہردلعزیز بنایا اور اس پارک کو جو کانٹوں سے اٹا پڑا تھا۔ ایک شاندار گراؤنڈ بنا دیا۔ اس کا نام کسی کو یاد نہیں آتا۔ اڈہ شہباز خاں کے قریب قلعہ کے نیچے۔ آغا (پورا نام ذہن میں نہیں آرہا) کے دولت کدہ پر جب آل انڈیا کشمیر کمٹی کا پہلا اجلاس ہوا۔ اور حضرت امام جماعت نے قلعہ کے وسیع و عریض میدان میں نہایت عالمانہ فصیح و بلیغ لیکچر دیا۔ حضرت امام ثانی ان دنوں آغا صاحب جو میونسپلٹی کے صدر تھے ہال میں فروکش تھے۔ جموں میں مسلمانوں کی انجمن اسلامیہ نامی ایک فعال تنظیم تھی۔ جو مسلمانوں کے بہبود کی محافظ تھی۔ محترم شیخ عبدالعزیز صاحب ایڈووکیٹ والد شیخ عبدالحمید صاحب ایڈووکیٹ جو بعد میں سیاست کے میدان میں چوہدری غلام عباس صاحب کے ہم سفر ہوئے۔ روایتی طور پر محتاط رہتے ہوئے بھی ہردلعزیز تھے۔ مسلمانوں کے تمام فرقوں کو آپس میں محبت سے یکجا رکھنا ان کا نصب العین تھا۔ مسلمان ان دنوں مہاراجہ کی حکومت میں خال خال ہی کوئی مقام حاصل کر سکتے تھے مہاراجہ جموں وکشمیر اگرچہ اپنے خاندان کے ڈوگروں کے زیر اثر تھے۔ لیکن پھر بھی مسلمانوں کو رام کرنے کے اقدام کو اپناتے رہتے تھے۔ عمومی طور پر مسلمانوں کو ریاست کی حکومت میں عمل دخل خواجہ جمال الدین صاحب بی اے انسپکٹر آف سکولز (برادر خواجہ کمال الدین صاحب ایڈووکیٹ) کے عہد میں شروع ہوا۔ مسلمانوں کو معقول ملازمت مہیا کرنے کی سعادت محترم خواجہ جمال الدین صاحب موصوف کو ہی نصیب ہوئی۔ اس زمانہ میں احمدی اور غیراز جماعت ایک دوسرے سے نبرد آزمانہ ہوتے تھے۔

دینِ حق اور جنگ

محترم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب جب بورنیو میں مقیم تھے تو آپ نے دین حق اور جنگ پر ایک مضمون تحریر فرمایا۔ اس میں آپ نے لکھا کہ جنگ ہمیشہ سے دوسروں پر برتری حاصل کرنے یا دوسروں کی زمین ہتھیا لینے کے لئے یا دولت اور تجارت میں دوسروں سے آگے بڑھنے کے لئے ایک ہتھیار کی طرح استعمال کی جاتی رہی ہے۔ لیکن جہاں تک انسانیت کا تعلق ہے ہمیں یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ایسا کرنے کی خواہش حیوانی ہے۔ انسانی نہیں۔ حیوان اپنا اس قسم کا مقصد حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے لڑتے ہیں۔ بھینس ہو چیتا ہو۔ شیر ہو۔ یا کوئی اور ایسے ہی جانور ہوں وہ اپنے ساتھیوں سے اپنی خوراک چھیننے کے لئے یہی طریق استعمال کرتے ہیں اور اس کے بغیر انہیں کوئی طریق آتا بھی نہیں۔ اور اسی طرح انسان بھی کرتا ہے اور یہ بات باعث شرم ہے کہ وہ ان معاملات کو حیوانوں کی طرح نبٹائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی ایک فرد یا ایک پارٹی دوسرے فرد یا دوسری پارٹی کے ساتھ ایسا سلوک کرے تو جس کے ساتھ یہ ناروا سلوک کیا جارہا ہے لوگوں کو اس کی مدد کے لئے آگے بڑھنا چاہئے۔ اگر اس طرح آگے بڑھنے کا عمل بروئے کار نہ لایا جائے تو دنیا میں کوئی چیز بھی محفوظ نہیں رہ سکتی۔ نہ انسانی جان نہ مال و دولت نہ ملک نہ مذہب۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ جہاں کہیں ظلم و تشدد دیکھا جائے وہاں کوشش کرنی چاہئے کہ اس ظلم و تشدد کرنے والے کے ہاتھ کو روکا جائے اور امن و امان قائم کیا جائے یعنی کسی کو کسی پر ظلم و تشدد نہ کرنے دیا جائے۔ دین حق اسی بات کے ذریعے دنیا میں جھگڑوں کو روکتا اور امن و امان پیدا کرتا ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے کلام الہی اور دیگر کتب کے حوالے بھی دیئے ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ بہترین طریق یہی ہے کہ جس پر ظلم و تشدد کیا جارہا ہو اس کی مدد کی جائے اور ظالم کے ہاتھ کو روکا جائے۔ ایسا کرنے سے نہ صرف مظلوم کی مدد ہوگی بلکہ آئندہ ظلم کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تدبیر ہے اور اسی پر عمل کرنے سے تمام دنیا میں امن ہو سکتا ہے۔ بجائے اس کے لوگ ظلم و تشدد ہوتا دیکھتے رہیں اور کچھ نہ کریں انہیں چاہئے کہ وہ ہر ممکن کوشش کرکے ظالم کے ہاتھ کو روکیں۔ اگر ایک جگہ یہ منظر نظر آئے تو یقیناً کوئی اور ظلم کرنے والا شخص بھی ظلم کرنے سے پہلے کئی دفعہ سوچے گا اور یا تو وہ ظلم سے باز آجائے گا۔ یا دوسرے لوگ اسی طرح اس کے ظلم کو روکنے کی کوشش کریں گے جس طرح پہلے انہوں نے کیا ہے۔

محترم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کا یہ مضمون ٹروتھ کے 30۔ مئی 1958ء کے پرچے میں شائع ہوا تھا۔ یہ بات بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ محترم ڈاکٹر بدرالدین صاحب شیخ نصیرالدین احمد صاحب کے والد محترم تھے اور حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب کے صاحبزادے تھے۔ بورنیو میں قیام کے دوران انہوں نے نائیجیریا سے شائع ہونے والے اخبار ٹروتھ میں خاصی دلچسپی لی۔ اس کے لئے مضامین بھی تحریر فرمائے اور اپنے اردگرد کی دلچسپ خبریں بھی اشاعت کے لئے بھیجتے رہے۔ اور ٹروتھ کی متعدد کاپیاں منگوا کر مذہب سے دلچسپی رکھنے والے دوستوں میں تقسیم کیا کرتے۔

ان کے متعلق سید ظہور احمد شاہ صاحب نے بتایا ہے کہ جب انہیں ملٹری میں کمیشن ملا تو اٹلی میں جہاں کہ مکرم شاہ صاحب بھی فوج میں متعین تھے انہوں نے آکر احمدی دوستوں کو باہم اکٹھا کیا اور اجتماعی عبادات کے انتظام میں خاصی دلچسپی لی مکرم شاہ صاحب کا کہنا ہے کہ آپ بہت خیر خواہ انسان تھے۔ مریضوں کے ساتھ بڑا ہمدردانہ سلوک کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔

ایک اچھی بات

جب صدق دل سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانے پر گرے تو پھر کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے

حضرت امام جماعت ثانی کی طرف سے داد و تحسین

وکالت تبشیر کا 52-7-27 کا لکھا ہوا خط جو نائیجیریا مشن کو 52-8-12 کو ملا درج ذیل ہے۔

برادرم مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی

آپ کا خط مورخہ 52-7-4 مع ٹروتھ بعد ملاحظہ حضرت (امام جماعت الثانی) دفتر ہذا میں موصول ہوا۔ حضرت صاحب نے دعا فرمائی نیز فرمایا:-

"ٹروتھ کا پرچہ ملا۔ بہت بڑی کامیابی ہے۔ خدا کرے اس سے بڑا ہو۔"

حضرت (امام جماعت الثانی) کے مذکورہ ارشاد سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ٹروتھ کو حضرت صاحب نے کس قدر پسند کیا ہے۔ ہم آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلسلہ کی خدمات کے مواقع بہم پہنچائے اور آپ کے کاموں میں برکت دے۔

اس خط پر مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کے بطور وکیل التبشیر دستخط ہیں۔

اس خط کو پاکر کون ہے جس کی کیفیت یہ نہ ہوگی کہ وہ پھولا نہ سمائے۔ حضرت امام جماعت الثانی کا یہ ارشاد کہ بہت بڑی کامیابی ہے یہ زندگی کے ان اثاثوں میں سے ہے جن کا کوئی بدل نہیں۔ اسی لئے آج کل اس اخبار ٹروتھ میں بعض شائع شدہ اہم خبروں کا ترجمہ الفضل میں شائع کیا جاتا ہے۔ ان خبروں کا تعلق مدیر اخبار سے نہیں بلکہ مختلف بزرگان جماعت اور دیگر معزز حضرات سے ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

دعا کرنا اور کرانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی۔ یہ اسم اعظم ہے۔ اس کے سامنے کوئی انہونی چیز نہیں ہے۔ ایک خبیث کے لئے جب دعا کے ایسے اسباب میسر آجائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے۔ اور بغیر دعا کے وہ اپنی توبہ پر بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ بیمار اور محجوب اپنی دستگیری آپ نہیں کر سکتا۔ سنت اللہ کے موافق یہی ہوتا ہے کہ جب دعائیں انتہا تک پہنچتی ہیں تو ایک شعلہ نور کا اس کے دل پر گرتا ہے جو اس کی خباثتوں کو جلا کر تاریکی دور کر دیتا ہے اور اندر ایک روشنی پیدا کرتا ہے۔ یہ طریق استجابت دعا کا ہوتا ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثاقب زیروی

بشکریہ ہفت روزہ لاہور 28- ستمبر 1996ء

انجمن حمایت اسلام کا مشاعرہ

ایک بھولی بسری یاد

قائداعظم کی وفات کے بعد الحاج خواجہ ناظم الدین بحیثیت گورنر جنرل پہلی دفعہ لاہور تشریف لائے تو انجمن "حمایت اسلام" کے زیر اہتمام منعقدہ مشاعرہ کی صدارت بھی فرمائی۔ میر مشاعرہ ایم۔ ڈی۔ تاثیر تھے جنہیں دیال سنگھ کالج کے ایک مشاعرے میں میرے بارے میں کچھ غلط فہمی ہوگئی تھی جس کے مولوی ظفر علی خاں صدر تھے۔ اس لئے میں انجمن کے مشاعرہ میں مدعو نہ تھا۔ ویسے بھی لاہور کے شعری حلقوں میں بہت کم لوگوں کو یہ معلوم تھا کہ میں شعر کہتا ہوں۔ اس لئے میں پریس گیلری میں جا بیٹھا۔ اور بطور سامع مشاعرے میں شریک ہوا۔ پریس گیلری میں کوئی بیس ایک صحافی موجود تھے جن کے ایک کونے پر میں اور دوسرے کونے پر میاں محمد شفیع (جو بعد میں "م۔ ش" کے نام سے مشہور ہوئے) بیٹھے تھے اور جو پریس رپورٹروں کے سیکرٹری جنرل تھے۔ رات کے ساڑھے بارہ بج گئے۔ مگر مشاعرہ جم نہ پایا۔ اس میں وہ شوکت نہ آئی جو انجمن کے مشاعروں کا طرہ امتیاز تھی۔ حتیٰ کہ دو تین شاعر رہ گئے شاید اسی باعث جناب میاں محمد شفیع نے تاثیر صاحب کو لکھا کہ پریس گیلری کے شاعر (ثاقب زیروی) کو پڑھنے کا موقع دیا جائے۔ اسٹیج پر صدر محترم کے "دائیں بائیں" اے ڈی اظہر اور ایم۔ ڈی تاثیر تشریف فرما تھے۔ انہوں نے جواباً لکھا۔

"اب اساتذہ کا دور ہے کیا آپ کا مبتدی دوست اس مقام پر پڑھ لے گا؟"

بائیکاٹ کی دھمکی یہ جوابی چٹ اسٹیج کا رضا کار مجھے دے گیا۔ میں نے میاں صاحب سے کہا کہ انہوں نے کیا غضب کیا۔ میں تو سر پر ٹوپی بھی لے کر نہیں آیا۔ نہ میرے پاس کوئی کلام ہے ویسے بھی فی الواقع اساتذہ کا دور شروع ہو چکا ہے۔" مگر وہ نہ مانے اور انہوں نے اسی چٹ کے دوسری طرف لکھ بھیجا کہ اگر آپ نے پریس گیلری کے شاعر کو نہ پڑھوایا تو مشاعرہ کی خبر کا بائیکاٹ کر دیا جائے گا۔

بھلا اظہر و تاثیر کو یہ کیوں کر گوارا ہوتا کہ اگلی صبح گورنر جنرل کے ساتھ ان کی تصویریں نہ چھپیں اور مشاعرہ کی خبر تک نہ ہو۔ اس لئے انہوں نے اسد ملتانی کے بعد فوراً مجھے بلوا لیا۔ چونکہ میں قطعاً تیار نہ تھا اس لئے میں نے اسٹیج پر جانے میں پس و پیش کی مگر یاران پریس گیلری نے مجھے دھکیل کر اسٹیج پر بھیج دیا۔

اور میں نے اپنی ایک نظم "میرا جواب" پڑھنی شروع کی (جو اپنے ایک شاعر دوست کے جام شراب پیش کرنے کے جواب میں کہی گئی تھی) ابھی اس کے دو بند ہی پڑھے تھے کہ ایک دھماکہ ہوا۔ تھوڑے سے شور و شغب کے بعد معلوم ہوا کہ مستورات اپنی قناتوں کی طنابیں توڑ کر مردوں کے پیچھے آ بیٹھی ہیں۔ داد و تحسین تھی کہ موسلادھار بارش کی طرح برس رہی تھی۔ بارہ پندرہ منٹوں کے بعد نظم ختم ہوئی اور میں جانے لگا۔ تو خواجہ صاحب نے مجھے روک کر کہا۔ "اب کہاں"؟ "ایک نظم اور سنایئے" میں نے عرض کیا۔ "حضور میں مشاعرے میں مدعو نہ تھا۔ بیاض نہیں لایا" انہوں نے تاثیر صاحب کی طرف دیکھا۔ جنہوں نے فوراً جواب گھڑا کہ۔ "حضور دعوت نامہ تو بھیجا تھا۔ مگر شاید ملا نہیں۔ بھلا ایسے مقبول شاعر کو کیوں کر بھلایا جاسکتا ہے؟"

بہرحال میں نے دوسری نظم "بربط کے نظارے" شروع کی جو "فرقان فورس" کے مجاہدین کی رزمیہ سرگرمیوں سے متعلق تھی۔ جنگ کشمیر ان دنوں ہر کہ و مہ کی زبان پر تھی۔ داد و تحسین کا ایسا سلسلہ شروع ہوا کہ جیسے آسمان سے شہرت و مقبولیت کا نزول ہو رہا ہو۔ نظم مکمل کر کے میں پھر جانے لگا تو خواجہ صاحب محترم نے فرمایا۔ اگر کچھ اور یاد نہیں تو پہلی نظم ہی دوبارہ سنا دیجئے۔ "جس کی تعمیل کی گئی اور میں خوشگوار نگاہوں کے پرتو میں پریس گیلری میں پہنچا سٹیج سے اعلان ہوا کہ اب "ابوالاثر حفیظ جالندھری" اپنا کلام سنائیں گے۔

مگر کچھ دیر بعد پتہ چلا کہ موصوف طبیعت خراب ہونے کے باعث تشریف لے گئے ہیں اور مشاعرہ ختم ہو گیا اور آٹوگراف لینے والوں نے اس ناچیز کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور میں کوئی ساڑھے تین بجے تک شائقین کی چھوٹی چھوٹی بکوں پر دستخط کرتا رہا۔ حتیٰ کہ ساڑھے تین بجے برف خانے کے چوک کے ایک معزز مقیم (اظہر صاحب) نے مجھے اپنی گاڑی میں گھر پہنچایا۔

یہ سب کچھ کیسے ہوا مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا؟ اس رات نیند بہت دیر سے آئی اور آنکھ بھی بہت دیر سے کھلی۔ کوئی ساڑھے آٹھ بجے کے قریب مکرم میاں محمد یوسف صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری) تشریف لائے اور فرمایا حضرت صاحب "انتظار فرما رہے ہیں۔ اور ابھی تک ناشتہ بھی نہیں فرمایا" میں جلدی سے تیار ہو کر رتن باغ پہنچا۔ اوپر اطلاع کرائی یاد فرمایا گیا تو دیکھا کہ حضرت صاحب تمام روزانہ اخباروں کو اپنے سامنے پھیلائے اور مشاعرہ کی خبروں پر نشان لگائے بیٹھے ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی فرمایا۔

"ایک ہی مشاعرہ میں ہم سے بیگانہ ہو گئے" عرض کیا۔ بیگانگی کی جرأت اور میں۔ میں تو مشاعرہ میں مدعو بھی نہ تھا۔ اسی لئے آپ سے اجازت لے کر محض سننے گیا تھا۔

یہ سب آپ کی دعا اور قوت قدسی کا کرشمہ ہے۔ فرمایا یہ دیکھو اس اخبار نے کیا لکھا ہے کہ "انجمن نے اقبال اور حفیظ کے بعد ایک اور شاعر ثاقب قوم کو دیا" عرض کیا یہ سب آپ کی توجہ کا انعام ہے ورنہ

باقی صفحہ 7 پر

انور ندیم علوی۔ نواب شاہ

چین ـ مستقبل کی سُپر پاور

حد سے زیادہ گنجان آبادی، زرعی لحاظ سے کمزور معیشت فی الحال صنعتی انقلاب میں ترقی یافتہ ممالک سے پیچھے۔ اور امریکہ سرکار کی خود ساختہ پابندیوں نیز اس کے دوہرے معیار کے اصولوں کے درمیان گھرا ہوا۔ چین! بظاہر ناممکن نظر آتا ہے کہ یہ ملک کسی وقت مستقبل میں دنیا کی "سپرپاور" بن سکتا ہے۔ مگر ان سب مسئلوں کے باوجود چشم بینا رکھنے والے دیکھ رہے ہیں کہ وہ وقت اب زیادہ دور نہیں جب چین دنیا میں اپنی حیثیت بطور "سپرپاور" منوا لے گا۔

مزید سرمستی و خودسری جب سے سوویت یونین کی مملکت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر اپنے منطقی انجام کو پہنچی ہے اس وقت سے امریکہ سرکار کے نشے، طنطنے اور لب و لہجہ میں مزید سرمستی اور خودسری کے پہلو نمایاں ہو کر سامنے آئے ہیں۔ اگرچہ امریکہ سرکار کے اصولوں اور معیار کا پہلے بھی اپنا ہی ایک انداز ہوتا تھا تاہم سوویت یونین کی وجہ سے کسی حد تک وہ یک طرفہ ٹریفک چلانے سے گریز کرتی تھی۔ مگر سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ کے بعد تو اس کی آنکھوں میں نشہ ہی کچھ اور تیز ہو گیا ہے۔ بہرحال امریکہ اس وقت دنیا کی وہ واحد "سپر پاور" ہے۔

جو جس وقت چاہے جہاں چاہے، جیسا بھی چاہے اپنی مرضی کے مطابق فوراً ویسا کر سکتی ہے۔

امریکہ کو نہ کوئی روکنے والا ہے نہ کوئی پوچھنے والا ہے اور نہ کوئی ٹوکنے والا ہے۔

پوری دنیا کے مظلوم ممالک چیختے چلاتے رہیں لیکن اگر امریکہ سرکار نہ چاہے تو، ان کی دادرسی کوئی نہیں کر سکتا جہاں تک برطانیہ کا تعلق ہے بین الاقوامی معاملات میں پالیسی کے لحاظ سے آپ اسے امریکہ کی 51 ویں ریاست کہہ سکتے ہیں۔ مشرقی اور مغربی جرمنی کے ایک ہو جانے کے بعد جرمنی ابھی معاشی طور پر اتنا مستحکم نہیں ہوا کہ وہ امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے ویسے بھی جنگ عظیم دوم کے کھائے ہوئے زخم اور دیوار برلن کے روڑے اور پتھر اتنی زیادہ پرانی بات نہیں ہے کہ جرمنی فوری طور پر "سپرپاور" بننے کے لئے میدان میں کود پڑے فرانس اگرچہ برطانیہ اور امریکہ سے الگ اپنی ایک راہ متعین کئے ہوئے ہے۔ اور اپنا الگ تشخص بھی برقرار رکھنے میں کامیاب ہے۔ مگر وہ کبھی امریکہ کے بالمقابل کھڑا ہونے کی جرات رندانہ نہیں کر سکے گا۔ جاپان معاشی طور پر ایک مضبوط ملک کی حیثیت سے اپنا لوہا منوا چکا ہے اور بے شک ہم اسے بھی دنیا کی "معاشی سپرپاور" کہہ سکتے ہیں اور جاپان معاشی اور صنعتی لحاظ سے امریکہ کا مقابلہ کر بھی رہا ہے۔ لیکن سیاسی اکھاڑ پچھاڑ میں جاپان اپنے آپ کو ملوث نہیں کرنا چاہتا۔ شائد اس کی مضبوط معاشی اور صنعتی پوزیشن کا راز بھی یہی ہے۔ سوچنے کی حد تک جنگ عظیم دوئم میں جاپان کے دو شہروں پر امریکہ کا ایٹمی حملہ بھی کوئی ایسی بات نہیں جسے جلد فراموش کر دیا جائے۔

ویسے بھی جاپان چونکہ ایٹمی طاقت نہیں ہے اس لئے وہ ایٹمی کارزار میں کودنے والے مسئلے پر حد درجہ حساس ہے۔ ان حالات میں دیکھا جائے تو فقط "عوامی جمہوریہ چین" ہی ایسا ملک ہے جو بالآخر امریکہ کے مقابل بحیثیت سپرپاور اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔

دوہرا معیار عرصہ دراز سے امریکہ اور اس کے دیگر حلیف ممالک نے دوہرا معیار قائم کر رکھا ہے عالمی امور میں انصاف کے لئے ان کی پسند اور ناپسند کے پیمانے الگ الگ ہیں کشمیر کا مسئلہ ہو یا عراق کویت جنگ، فلسطین کا جھگڑا ہو یا اسرائیل کی جارحانہ سرگرمیاں' یا پھر بوسنیا کے مسلمان ہوں یا جنگجو سرب' امریکہ کے انصاف کے پیمانے ہر بار مختلف ہوتے ہیں۔ ظلم عدم مساوات اور غیر منصفانہ رویے ہمیشہ بغاوت اور فرار کے راستے کھولتے ہیں۔ جب کسی ادارے یا "سپرپاور" سے انصاف کی توقع اٹھ جائے تو مظلوم فریق ہمیشہ متبادل راستے تلاش کیا کرتا ہے اس وقت مظلوم قوموں کی نظریں بار بار "عوامی جمہوریہ چین کی طرف اٹھ رہی ہیں۔ جب حق اور سچائی کا ساتھ دینے کے لئے مظلوم عوام اور قوموں کی مدد کی جائے تو اخلاقی جرأت کی وجہ سے کردار اور تشخص میں قدرتی رعب اور دبدبہ آ جاتا ہے جو ضرور دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

ماضی میں عوامی جمہوریہ چین چونکہ خود بھی بعض دوسرے ممالک کے جبر و ستم کا نشانہ بن چکا ہے اس لئے قدرتی طور پر مظلوم عوام سے اسے ہمدردی ہے چین کے دل میں ناانصافی کا شکار قوموں کے لئے نرم گوشہ موجود ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ چین اپنی عظیم سیاسی قوت کے ساتھ ساتھ اپنی معیشت کو بھی مستحکم کرنے کے لئے فوری اقدامات کرے۔ ہمارے خیال میں اب وہ وقت آ پہنچا ہے جب چین کو بحیثیت "سپر پاور" اپنا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ چین کی گنجان آبادی اس کی ترقی میں رکاوٹ ہے ہماری رائے اس سے مختلف ہے۔ چین کی عظمت کا راز عالمی معاملات میں اس کی رواداری اور حق و انصاف کے لئے اس کی حمایت کے ساتھ ساتھ آبادی کی کثرت میں بھی مضمر ہے۔

ابھی حال میں ہی ایک انگریز روزنامے نے لکھا تھا کہ چین کی ترقی کی رفتار دس فیصد ہے۔ اگر یہ اطلاع درست ہے تو یقیناً اتنی بڑی آبادی کی موجودگی میں یہ ایک معجزے والی بات ہے۔

اپنی الگ راہ چین دنیا کا وہ واحد ملک ہے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغانستان میں مذہبی انتہاپسندوں کی حکومت

معروف امریکی جریدہ ٹائم نے لکھا ہے کہ افغانستان میں انتہاپسند اور بنیاد پرست طالبان کے کابل پر قبضے اور افغانستان میں انقلابی اسلامی ریاست کے قیام کی خبر نے امریکی پالیسی سازوں کی رگوں میں دوڑتے ہوئے خون کو منجمد کر دیا ہے اس تیزی سے تو ایران میں مذہبی حکومت کے قیام اور تہران میں امریکی سفارت خانے پر قبضے اور نیویارک میں بم دھماکوں سے بھی پریشانی نہ ہوئی۔ امریکیوں کے نئے "بنیاد پرست اسلام" کا نعرہ خوفناک فضائی حملے سے پہلے بجنے والے سائرن کی حیثیت رکھتا ہے۔ افغان امور کے ایک امریکی ماہر نے کہا کہ خدشہ ہے کہ طالبان کی کامیابی سے اس پورے خطے میں اسلامی قوتوں کو تقویت ملے گی۔ امریکی جریدے نے اپنی تازہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ ماسکو میں بھی طالبان کی کامیابی نے تشویش کی لہر دوڑادی۔

ایک طرف امریکی جریدہ طالبان کی حکومت کے قیام کو امریکیوں کی مرضی کے قطعاً خلاف بتا رہا ہے۔ دوسری طرف امریکہ کے مخالف حلقے طالبان کو امریکہ سعودی عرب اور پاکستان کی حمایت سے وجود میں آنے والی حکومت قرار دے رہے ہیں۔ خصوصاً ایران طالبان سے زیادہ ناخوش ہے۔ ایران کے سب سے بڑے مذہبی لیڈر اور پیشوا آیت اللہ خامنہ ای نے جو آیت اللہ خمینی کے جانشین ہیں طالبان کی حکومت کو غیر اسلامی قرار دیا ہے۔ خود افغانستان میں شیعہ لیڈر کریم خلیلی کا طالبان کے مخالفوں سے اتحاد یہ بتا رہا ہے کہ ایران طالبان کے خلاف ہر ممکن کوشش کر گزرے گا۔

دوسری طرف طالبان کے خلاف فوجی کارروائی کرنے والے متحد ہو رہے ہیں۔ سابق صدر برہان الدین ربانی کی افواج بھی طالبان کے خلاف دوبارہ سرگرم ہو رہی ہیں۔ صدر ربانی کی افواج نے کابل کے دفاع میں تو زیادہ سرگرمی نہیں دکھائی اور کابل سے بھاگ جانے میں عافیت جانی اس طرح سے طالبان کو کابل کی آسان فتح دے دی گئی۔ لیکن اب یہی افواج ایک بار پھر منظم ہو کر کابل پر حملہ آور ہو گئی ہیں اور اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ کابل کے نواح میں شدید جنگ ہو رہی ہے۔ دوسری طرف پاکستان کا ٹی وی طالبان کے حق میں خبریں دینے میں مستعدی دکھا رہا ہے۔ جبکہ بھارتی ٹی وی طالبان کے خلاف خبروں کو نمایاں کر رہا ہے۔

○○○

اترپردیش میں صوبائی الیکشن

بھارت کے سب سے زیادہ آبادی والے صوبے اترپردیش میں بھی مرکز کی طرح الیکشن کے بعد معطل HUNG اسمبلی وجود میں آئی ہے مرکز کی طرح یہاں بھی انتہاپسند ہندو جماعت بی جے پی سب سے بڑی پارٹی بن کر سامنے آئی ہے۔ لیکن قطعی اکثریت حاصل نہیں کر سکی۔ اعلان کردہ 422 نشستوں میں سے 175 بی جے پی نے اور 133 متحدہ محاذ نے حاصل کی ہیں۔ جبکہ کانگریس نے ایک سو نشستیں حاصل کی ہیں۔ بی جے پی کے صدر مسٹر ایل کے ایڈوانی نے اترپردیش کے گورنر سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کی پارٹی کو حکومت بنانے کی دعوت دی جائے۔ کیونکہ وہ صوبے کی سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری ہے۔ لیکن قرائن بتاتے ہیں کہ اترپردیش میں بھی بی جے پی کے ساتھ وہی کچھ ہوگا جو مرکز میں ہو چکا ہے۔ جہاں بی جے پی کے مسٹر اٹل بہاری واجپائی چند روز وزیر اعظم رہنے کے باوجود لوک سبھا سے اعتماد کا ووٹ حاصل نہیں کر سکے تھے کیونکہ اس کے مخالف متحد ہو چکے تھے۔ لہٰذا وزارت عظمیٰ کا قرعہ 14 جماعتوں پر مشتمل یونائیٹڈ فرنٹ کے نام نکلا اور مسٹر دیوی گاوڑا وزیر اعظم بن گئے۔ یہاں پر بھی طاقت کا توازن کانگریس کے ہاتھ میں ہے اور کانگریس بی جے پی کی تائید کرنے کی روادار نہیں ہے۔

○○○

اسرائیل فلسطینی مذاکرات کی ناکامی

اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر نیتین یاہو کے انتخابات جیتنے اور وزارت عظمیٰ سنبھالنے کے بعد سے فلسطینی ان سے بات چیت کی کوششیں کر رہے تھے مگر مسٹر یاہو ان کی کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دے رہے تھے۔ اب امریکہ کی مداخلت سے مذاکرات شروع بھی ہوئے ہیں تو ان میں کامیابی کی صورت نظر نہیں آرہی۔ مسٹر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ 4 روزہ مذاکرات سے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اسرائیل کہتا کچھ اور ہے اور کرتا کچھ اور ہے۔ اگر یہ پالیسی جاری رہی تو پھر ہر طرح کے حالات کا ڈٹ کا مقابلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم امن چاہتے ہیں کہ مگر ہم گھٹنے نہیں ٹیک سکتے۔

اردن کے شاہ حسین نے بھی اسرائیل کے طریقہ کار پر سخت مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ شاہ حسین نے اسرائیل کے صدر کو اردن کے دورہ کی دعوت دی ہے جو انہوں نے قبول کر لی ہے۔

○○○

صدر کلنٹن کے انتخابی وعدے

امریکہ کے صدارتی امیدوار صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ اگر وہ دوسری مرتبہ امریکہ کے صدر منتخب ہو گئے تو امریکہ کو خلائی دوڑ کا نمبرون ملک بنا دیں گے۔ صدر کلنٹن نے اعلان کیا ہے امریکہ 2000ء میں ایک سیارہ مریخ پر بھیجے گا۔ یاد رہے کہ امریکی سائنس دانوں کے اس دعویٰ کو کہ انہوں نے مریخ پر زندگی کے آثار دریافت کر لئے ہیں، امریکی صدر سائنس کا حیرت انگیز کارنامہ قرار دے رہے ہیں۔ 2000ء میں جو خلائی مسافر مریخ پر جائے گا وہ ایک روبوٹ ہوگا۔

امریکہ اس سے قبل چاند پر پہلا انسان بھیج کر خلائی دوڑ میں اول مقام حاصل کر چکا ہے۔ روس کی ٹوٹ پھوٹ کے نتیجہ میں روس خلائی دوڑ میں پیچھے رہ گیا ہے۔ اب اس میدان میں امریکہ اکیلا ہے۔ اور اکیلا ہی خلائی میدان میں نمبرون بننا چاہتا ہے۔

○○○

یاد رفتگان

میجر عبدالقادر (ر) ناظر دیوان

مکرمہ بشارت النساء صاحبہ

مکرمہ بشارت النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام جیلانی خاں صاحب (جو بابو غلام جیلانی خاں کے نام سے مشہور تھے) اپنے والد کے گھر سے مورخہ 13-3-1950 کو وداع ہو کر خاکسار کے گھر آئیں 46 سال سے زائد عرصہ شریک زندگی رہنے کے بعد مورخہ 27۔ جولائی 1996ء کو رات ساڑھے آٹھ بجے کے قریب اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ آپ علاج کی غرض سے ماہ ستمبر 1994ء سے بڑے بیٹے عزیزم کرنل عبدالباسط خاں کے پاس مقیم تھیں۔

موصوفہ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ بعد ظہر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا عالمی بیعت کے بعد شام 7 بجے کے قریب بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد قبر تیار ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد نے دعا کروائی۔

موصوفہ پابند عبادات نیک خاتون تھیں، خلق خدا کے ساتھ انہیں بہت پیار تھا۔ ہر ایک کی تکلیف پر تڑپ اٹھتی تھیں۔ اور حتیٰ المقدور مدد کرتی تھیں، بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ انہیں بڑی محنت سے کلام الٰہی پڑھایا۔ رات کے پچھلے پہر کی عبادت پابندی سے کرتی رہیں، دین کی خدمت میں پیش پیش رہنے کی ہمیشہ کوشش کی۔ اور ہر ڈیوٹی کو خندہ پیشانی سے سرانجام دینے کی کوشش کی۔ بڑوں کی عزت ہمیشہ کی اور چھوٹوں سے شفقت کا سلوک کیا۔ موصوفہ ایک باہمت اور باکردار خاتون تھیں۔ حق دار کو اس کا حق دینے میں کبھی تامل نہ ہوا۔ اپنی غلطی تسلیم کرنے میں کبھی عار محسوس نہ کی۔

موصوفہ لمبا عرصہ بیمار رہیں لیکن سب تکلیفیں خندہ پیشانی سے برداشت کیں۔ اور حرف شکایت کبھی زبان پر نہ لائیں۔ طبیعت میں مزاح کا رنگ غالب تھا۔ بہت دعا گو تھیں، اللہ تعالیٰ ان کی وہ سب دعائیں جو انہوں نے اپنی اولاد کے لئے کی ہیں قبول فرمائے اور انہیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔

الفضل لاہور 26-اکتوبر 1951ء

نمائندہ پنجاب یونیورسٹی کی جامعہ احمدیہ میں تشریف آوری

(اعلیٰ انتظامات اور طلباء کی علمی قابلیت کی تعریف)

مورخہ 20-10-51 کو مولانا محمد رسول خان صاحب صدر شعبہ عربی اورنٹیل کالج لاہور پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے بغرض معائنہ جامعہ احمدیہ میں تشریف لائے۔ آپ کی آمد کا مقصد معائنہ کے بعد یونیورسٹی کے سامنے جامعہ احمدیہ کے الحاق کے بارے میں اپنی سفارشات کو پیش کرنا تھا۔ آپ تقریباً 9 بجے وارد احمد نگر ہوئے۔ ہوسٹل جامعہ اور درس گاہ کا معائنہ کرنے کے بعد آپ نے جناب پرنسپل صاحب کی معیت میں تمام کلاسز کا معائنہ فرمایا۔ آپ کو بتایا گیا۔ کہ امسال یہاں مولوی فاضل کلاس کے پچیس طلباء یونیورسٹی کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ تو آپ نے متعجب ہو کر مسرت کا اظہار فرمایا۔ آپ کی آمد پر جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد سید کمال یوسف صاحب نے عربی اور راجہ نذیر احمد صاحب نے اردو میں مولانا موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے۔ بعد ازاں خاکسار نے مولانا کی خواہش پر "اصول فقہ کے موضوع پر فی البدیہہ تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اپنی تقریر میں مولانا کی آمد پر طلباء و اساتذہ کرام کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا۔ آپ کے بعد مولانا موصوف نے طلباء و اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ "میں جناب پرنسپل صاحب اکابر اساتذہ اور طلباء کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں۔ جن سے میں آپ کے خلوص۔ جوش۔ اعلیٰ انتظامات اور علمی کمالات کی تعریف کر سکوں۔" زاں بعد آپ نے اصول فقہ کے اہم مضمون پر ایک پر معارف تقریر فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے علم فلسفہ۔ کلام اور بعض فقہی مسائل کی روشنی میں کلام الٰہی کی مختلف آیات اور بعض احادیث کی تفسیر فرمائی۔ اور طلباء و اساتذہ کو علمی نکات سے نوازا۔ آپ کے بعد جناب پرنسپل صاحب نے آپ کی اس عالمانہ تقریر کے لئے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

اختتام جلسہ پر آپ کے اعزاز میں دعوت طعام دی گئی۔ جس میں اساتذہ کے علاوہ ربوہ کے معزز مہمانوں نے بھی شرکت فرمائی۔

(محمد بشیر شاد سیکرٹری اشاعت)

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل آج کے پروگرام

بدھ 16-اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس-(نیا)-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
1-30 متفرق پروگرام-
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00 فرنچ سیکھئے-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 طبی معاملات- کینسر از ڈاکٹر صلاح الدین صاحب-
6-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو مکرم طارق محمود صاحب-
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00 فرنچ سیکھئے-
8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)-
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 رشین پروگرام-
12-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
12-30 متفرق پروگرام-
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام-
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 عربی زبان سیکھئے-
5-00 افریقن پروگرام-وقار عمل-
5-30 آبگینے- حضرت سیدہ اماں جان صاحبہ حصہ دوئم-
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
7-00 درثمین-حصہ 12-
8-00 لقاء مع العرب (نیا)-
9-00 فرنچ پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ ملک رفیق احمد تبسم کارکن دفتر دعوت الی اللہ کی اہلیہ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالکریم صاحب درویش قادیان عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے ہرنیا کے آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ نومبر میں اپریشن ہوگا۔ ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مبارک احمد صاحب چک بھوڑو مورخہ 13' 14- اکتوبر 96ء کی درمیانی شب بقضائے الٰہی دارالعلوم وسطی ربوہ میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر 55 سال تھی۔ موصوف مکرم ناصر احمد صاحب کارکن الفضل کے ماموں تھے۔ ان کا جنازہ بعد ظہر بیت المہدی میں مکرم صوبیدار (ر) صلاح الدین صاحب نے پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم احسان الٰہی صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نذیر احمد صاحب آف اکبر کلے (سرائے نورنگ) ضلع لکی مروت مورخہ 96-10-9 کو وفات پا گئے ہیں۔ آپ کی عمر تقریباً 90 سال تھی۔ آپ کو مقامی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ محترم صدر صاحب جماعت نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

گلشن احمد نرسری

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تزئین ربوہ کمیٹی کے زیر انتظام بہت اچھی گلشن احمد نرسری کامیابی سے چل رہی ہے۔ جس میں ہر قسم کے پھلدار، پھولدار، سایہ دار اور خوشبودار پودوں کے علاوہ ہر قسم کے موسمی پھولوں کی پنیری دستیاب ہے۔ اسی طرح مختلف رنگ دار بیلیں اور خشک بیج بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اس نرسری سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ یہ نرسری سوئمنگ پول کے قریب اور دارالبرکات میں ہے اور ربوہ کی زمین میں تیار شدہ نرسری ہونے کے باعث اس کے نتائج اللہ نے چاہا تو حوصلہ افزا ہونگے۔

امید ہے آپ اپنے گھروں، گلیوں اور کھلی جگہوں پر زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں گے اور گلشن احمد نرسری کو خدمت کا موقع دیں گے۔

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

بقیہ صفحہ 1

ہر ایک انسان کا جی چاہتا ہے کہ میں آزاد رہوں۔ اور جہاں میری خواہش ہو وہاں پہنچ سکوں۔ پھر چاہتا ہے کہ جہاں چاہوں حسب خواہش نظارہ ہائے مطلوبہ دیکھوں اور آخر جی کو خوش کروں کہیں جانا پڑے تو جاؤں اور کہیں سے بھاگنا پڑے تو وہاں سے بھاگوں اور کسی چیز کو دیکھنا پڑے تو اسے دیکھوں۔ بہرحال اپنا دل ٹھنڈا رکھوں۔

پس یہ تین عظیم الشان امور ہیں اگر کہیں جاتا ہے تو منشا ہے کہ دل خوش ہو کسی کو دیکھتا ہے تو اس لئے کہ جان کو راحت ملے۔ نتیجہ بہرحال دل کی خوشی ہے مگر جب انسان خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا کفر کرتا ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے اولاً تین ہی نعمتوں کا ذکر کیا ہے۔ عطاء وجود۔ عطاء سمع۔ عطاء بصر۔ ان نعمتوں سے اگر کوئی جاتی رہے تو کیا سچی خوشی اور حقیقی راحت مل سکتی ہے۔ کبھی نہیں۔ پھر خاص الخاص نعمت جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعے ملی ہے اس کے انکار سے کب راحت پا سکتا ہے؟

(از خطبہ 20- اکتوبر 1899ء)

بقیہ صفحہ 3

میری داستان بہت لمبی ہے۔ چند ایک باتیں جو مستحضر تھیں لکھ دی ہیں۔ دراصل میری ساری عمر ہی اس وجود کے گرد چکر لگانے میں گزری۔ اس میں مجھے خدا نظر آیا۔ اس میں ایک عجیب کشش تھی جو ہر وقت کھینچتی رہی۔ وہ حسن اور احسان وہ شفقت اور وفا۔ وہ رہنمائی اور دلداری۔ وہ ظاہری اور باطنی علوم سے مزین ہونا اس زمانہ میں کسی اور جگہ نظر نہ آیا۔ اللہ کی بے شمار رحمتیں ہوں اس پر۔

بقیہ صفحہ 5

میں اپنی ہستیٔ موہوم کی قیمت سمجھتا ہوں
پھر اپنے ساتھ ناشتہ کرایا اور فرمایا:-
آئندہ کوئی بڑا مشاعرہ "مس" نہ کرنا۔

ان دنوں ناظر صاحبان اور وکلا صاحبان کی حضرت صاحب کے ساتھ مجلس ہوا کرتی تھی جس میں "پریس اتاشی" کی حیثیت سے یہ خاکسار بھی شریک ہوا کرتا تھا۔ اس مجلس میں جو شمس صاحب محترم نے رات کے مشاعرے کا ذکر کیا تو خدا کے اس برگزیدہ بندے نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو ہر میدان کا شہسوار دیا ہے مشاعروں کا شہسوار بھی!"

بقیہ صفحہ 5

جس نے دونوں سپرپاور (امریکہ اور روس) کی مخالفت اور مخاصمت کے باوجود اپنی الگ راہ متعین کی اور کبھی ان کے آگے سر تسلیم خم نہیں کیا۔ چین دوستوں کا ہمیشہ پر اعتماد دوست رہا ہے پاکستانی عوام میں "عوامی جمہوریہ چین" کے لئے حد درجہ احترام اور محبت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ آج سے قریباً چودہ سو سال قبل محسن انسانیت نے فرمایا تھا کہ "علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے" میرے خیال میں چین کی طرف علم حاصل کرنے کا یہ اشارہ اپنے اندر کئی حکمتیں رکھتا ہے۔

پسماندہ ممالک کی مجبوری ہے کہ وہ امداد کے لئے ترقی یافتہ ممالک کی طرف دیکھتے رہتے ہیں اور ترقی یافتہ ممالک کی یہ عادت ہوتی ہے کہ انہوں نے ہمیشہ غریب ممالک کے وسائل کو لوٹنا ہوتا ہے "امداد" (ایڈ) کے نام پر ان کی معیشت کو اپاہج کرنے کے لئے ترقی یافتہ ممالک کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے اس طرح یہ "امداد" (ایڈ) غریب ملکوں کے لئے ایڈز کی بیماری سے کم نہیں۔ نتیجتاً امیر ممالک مزید امیر ہو گئے اور غریب ممالک پہلے سے بھی غریب تر ہوتے ہو گئے۔ غریب ملکوں کو امداد کے نام پر نہ صرف لوٹا گیا بلکہ ان کے اندرونی مسائل میں بھی کھلم کھلا مداخلت کی گئی۔

بے لوث امداد کمزور اور مظلوم ممالک میں چین کی مقبولیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ چین نے ہمیشہ بے لوث اور بے غرضانہ امداد دی ہے۔ اور وہ بھی انتہائی مناسب اور معقول شرائط پر، اپنی امداد ٹیکنالوجی کی منتقلی کی آڑ میں چین نے کبھی بھی اس ملک کے اندرونی مسائل میں مداخلت نہیں کی اور نہ کبھی یہ کوشش کی ہے کہ امداد لینے والے ملک کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھایا جائے۔ عوامی جمہوریہ چین کی اسی منصفانہ پالیسی کے پیش نظر کمزور اور مظلوم ممالک اپنے دل میں چین کے لئے نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ ان وجوہات کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ چین بہت جلد دنیا میں "سپرپاور" کا مقام حاصل کر لے گا۔ کمزور اور مظلوم ممالک کی دعائیں اس کے ساتھ ہیں۔ اگرچہ اس راہ میں ابھی کئی کٹھن اور مشکل مرحلے باقی ہیں۔ خاص طور پر امریکہ کبھی نہیں چاہے گا کہ جو میدان روس نے اس کے لئے بالکل خالی چھوڑ دیا ہے اس پر چین یا کوئی اور ملک آکر قبضہ کر لے مگر فطرت اور قدرت کے اپنے اصول اور فیصلے ہوتے ہیں۔ ظلم، عدم مساوات اور جبر کی بنیاد پر لوگوں یا ممالک کو زیادہ دیر محکوم یا تابع نہیں رکھا جا سکتا۔ امریکہ کو شاید طاقت کے نشے کی وجہ سے یہ بات بھول چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بین الاقوامی معاملات میں حق و انصاف کا دامن تھامنے کی بجائے اپنے ذاتی مفاد کو زیادہ عزیز رکھتا ہے۔

(ہفت روزہ لاہور 21- ستمبر 1996ء)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے بتایا ہے کہ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات دسمبر کے شروع میں ہوں گے۔ انتخابات کے لئے ابتدائی کام مکمل ہو گیا ہے۔ حلقہ بندیاں آخری مرحلے میں ہیں جس کے بعد انتخابی شیڈول کا اعلان کر دیا جائے گا۔ پنجاب میں امن و امان کے قیام کے حوالے سے گورنر نے صدر کو آگاہ کر دیا ہے۔ کسی حصے میں امن و امان سمیت کوئی تشویش پیدا ہو تو اس بارے میں صوبوں سے پوچھنا صدر کا حق ہے۔ صدر مملکت سے میری کئی ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ جن سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ اسمبلیاں نہیں توڑیں گے۔ اسمبلی کے اندر سے بھی تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔ حکومت نے غیر ترقیاتی اخراجات کنٹرول کرنے کے لئے سخت اقدامات اٹھائے ہیں اس سلسلے میں تمام سرکاری گاڑیوں کے لئے 120 لیٹر پٹرول ماہانہ کی شرح مقرر کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پی ڈی ایف کے پاس اکثریت ہے۔ کہا گیا تو اعتماد کا ووٹ ضرور لیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ لاہور میں ترقیاتی کاموں کے لئے فوج سے رابطہ کیا ہے۔ اسے پیسہ دے کر لیبر لیں گے۔ تاکہ کل یہ الزام نہ لگے کہ وزیر اعلیٰ یا وزیر پیسے کھا گئے۔

○ سینٹ کے ضمنی انتخاب میں پی ڈی ایف کی بیگم نادرہ خاکوانی جیت گئیں انہوں نے 124 جبکہ مسلم لیگ (ن) کی بیگم ممتاز رفیع نے 104 ووٹ حاصل کئے۔ نتیجے کا اعلان ہونے پر پنجاب اسمبلی میں جئے بھٹو کے نعرے لگائے گئے۔

○ شانگلہ سوات میں ایک بس گہرے کھڈ میں گرنے سے 20۔ افراد ہلاک اور 48 زخمی ہو گئے۔ کئی افراد کی حالت نازک ہے۔

○ واپڈا کے نادہندگان کے خلاف سخت اقدامات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بجلی کے واجبات کی وصولی کے لئے وفاقی کابینہ نے فوجداری کارروائی کرنے کی ہدایت جاری کی ہے۔ واپڈا کے 130 کروڑ کے نادہندگان کی فہرست میں 1245 وفاقی اور صوبائی محکمے شامل ہیں 888 نجی اداروں اور افراد نے 90 کروڑ روپے ادا کرنے ہیں۔ کابینہ نے ان اداروں کو اپنے واجبات فوری طور پر ادا کرنے کی ہدایت کی ہے۔ وفاقی کابینہ کے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے وفاقی وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے بتایا کہ گولڈن جوبلی تقریبات کے سلسلے میں 50 روپے کی مالیت کا یادگاری سکہ جاری کیا جائے گا۔ مسٹر کھرل نے کہا کہ احتسابی کمیشن کا مسودہ تیار ہوتے ہی کابینہ میں پیش کر دیا جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ لگتا ہے کہ حکومت احتساب کا معاملہ گول کرنا چاہتی ہے۔ سینٹ میں اپوزیشن نے احتسابی بل پر جو موقف اختیار کیا وہ ناپسندیدہ ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ اپوزیشن سلیکٹ کمیٹی کو تسلیم نہیں کرتی۔ انہوں نے اپنے ارکان کو قاضی کے خلاف کچھ نہ کہنے کی ہدایت کر دی۔

○ سپریم کورٹ نے اعلان کیا ہے کہ صدر کی طرف سے دائر کردہ دو ریفرنسوں کی سماعت 20۔ اکتوبر سے شروع ہو گی۔ خیال ہے کہ سپریم کورٹ کا ایک بڑا بنچ اس کیس کی سماعت کرے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک و قوم کو بحران سے نکالنے کے لئے صدر کھل کر اپنا آئینی کردار ادا کریں آئین کی دفعہ 58 (2)B کا استعمال بالکل جائز ہے۔ اپوزیشن کی طرف سے کہا گیا ہے کہ حکومت پارلیمنٹ کو اعتماد میں لئے بغیر آئی ایم ایف کے پیکیج پر کوئی فیصلہ نہ کرے۔ سینٹ میں زیر غور احتساب بل جلد از جلد منظور کرایا جائے گا۔ استعفیٰ دینے کا فیصلہ اگلے ماہ ہو گا۔ صدر کے ساتھ تعلقات مزید بڑھائے جائیں گے۔ وٹو کی حمایت کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں اختیار شہباز شریف اور پرویز الٰہی کو دیا گیا ہے۔

○ صدر لغاری کی زیر صدارت گزشتہ روز ملکی سلامتی اور اندرونی صورت حال پر غور کرنے کے لئے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا۔ جس میں وزیر اعظم اور آرمی چیف بھی شامل ہوئے۔

○ لاہور کے نزدیک بی آر بی نہر میں شگاف پڑنے سے ہزاروں ایکڑ اراضی زیر آب آ گئی۔ دیہاتی صرف جانیں بچا سکے۔

○ بی آر بی نہر میں شگاف پڑنے پر مشتعل دیہاتیوں نے محکمہ آبپاشی کے افسروں کی گاڑیوں پر قبضہ کر لیا۔ پولیس دوسرے کنارے پر کھڑی تماشا دیکھتی رہی۔ افسروں نے معافیاں مانگ کر جانیں بچائیں۔ شگاف رات کو اچانک پڑا۔ پانی تیزی سے دیہات کی طرف بڑھا۔ تیز بہاؤ سے نہر کا فرش اور کنارہ تباہ ہو گیا۔ پانی سے دھان اور آلو کی پنیری تباہ ہو گئی۔ کئی فش فارم برباد ہو گئے۔

○ وفاقی حکومت نے ہائی کورٹ سے دوبارہ درخواست کی ہے کہ وٹو پر جرح کی اجازت دی جائے۔ فاضل عدالت نے سوال کیا کہ اگر منظور وٹو اکثریت کا اعتماد کھو چکے تھے تو انہیں اعتماد کا ووٹ لینے کے لئے کہا جاتا۔ یا ارکان عدم اعتماد کی تحریک پیش کرتے۔ دفعہ 234 کے تحت کارروائی کی کیا ضرورت تھی؟ مسٹر اعتزاز احسن نے کہا کہ تمام رپورٹیں وفاقی حکومت کو موصول ہوتی ہیں۔ صدر نے ٹھوس مواد کی موجودگی میں آرٹیکل 234 کے تحت کارروائی کی۔

○ کابل کے قریب شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ طالبان کے وزیر دفاع کو مخالف فوجوں نے گرفتار کر لیا ہے۔ طالبان دو اہم قصبوں سے پسپا ہو گئے۔ ایرانی سفارت خانہ کابل سے مزار شریف منتقل کر دیا گیا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے الزام عائد کیا ہے کہ طالبان نے حکمت یار اور احمد شاہ مسعود کے ہزاروں حامیوں کو غائب کر دیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کے قائم مقام وزیر اعظم مسٹر اسحاق ظفر نے کہا ہے کہ قاضی حسین احمد اسلام آباد میں دھرنے کی بجائے کنٹرول لائن کی طرف مارچ کریں۔ موجودہ حکومت کو غیر آئینی طور پر ختم نہ کیا جائے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ افغانستان میں جاری جنگ جہاد نہیں فتنہ ہے۔ موجودہ حالات مجاہد تنظیموں کے درمیان عدم تعاون سے پیدا ہوئے۔

○ مسٹر منظور وٹو اور مسٹر شہباز شریف کے درمیان ملاقات کے بعد ہائی کورٹ کے متوقع فیصلے کے بعد مشترکہ حکمت عملی پر اتفاق رائے کر لیا گیا۔

○ مسٹر فخر امام اور سیدہ عابدہ حسین نے صدر سے جو ملاقات کی وہ ان کی ذاتی حیثیت میں تھی۔ ان کو اپوزیشن کی طرف سے کوئی مینڈیٹ حاصل نہیں تھا۔ سینئر رہنماؤں کی مخالفت کے باوجود انہوں نے ملاقات کی۔

○ اپوزیشن نے کہا ہے کہ الیکشن کے اعلان تک حکومت سے کوئی مذاکرات نہیں کئے جائیں گے۔ اقتصادی تباہی کی ذمہ دار حکومت ہے جس نے ملک کو دیوالیہ ہونے کے قریب کر دیا ہے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ ملک کی حالت خراب ہے۔ قائد اعظم کی صفات اپنا کر ہی روشن صبح کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ تمام معاملات میں فرسٹ کلاس پیش رفت ہو رہی ہے۔ میاں شہباز شریف سے گزشتہ روز کی ملاقات بہت خوشگوار رہی۔ یہ ملاقاتیں جاری ہیں انہوں نے ان ملاقاتوں پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

○ قومی اسمبلی کے رکن اور مسلم لیگ (ن) کے رہنما میاں محمد یاسین وٹو نے کہا ہے کہ منظور وٹو ناقابل اعتبار ہیں۔

○ قومی اسمبلی کے سابق سپیکر ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ پوری قوم بھیڑیئے اور ڈاکو بن گئی ہے۔ احتسابی کمیشن کے قیام کا کوئی فائدہ نہیں۔ ٹی وی کے ذریعے قوم کو پستی میں دھکیلا جا رہا ہے۔ سیاسی اور اقتصادی اعتبار سے ملک کا وجود خطرے میں ہے۔ انہوں نے ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ صورت حال کی ذمہ دار بے نظیر اکیلی نہیں ہیں۔ تمام حکمرانوں نے اس میں حصہ ڈالا ہے۔

○ ایس ایس پی لاہور نے دعویٰ کیا ہے کہ اعظم مارکیٹ میں ڈکیتی کے ملزم شناخت کر لئے گئے ہیں۔ جلد گرفتار کر لئے جائیں گے۔ مارکیٹ میں پولیس کی نفری بڑھا دی گئی ہے۔ تاجروں نے ہڑتال ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ ایس ایس پی نے بتایا کہ اقدام قتل ڈکیتی اور راہزنی کے 18 مقدمات میں ملوث اقبال عرف بالا ڈکیت گینگ کے سرغنہ سمیت 6۔ افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

○ اپوزیشن لیڈر سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر نواز شریف کو 1997ء میں الیکشن کی پیشکش کر چکی ہیں۔

والدین متوجہ ہوں

الصادق ماڈرن نرسری (پری) سکول ربوہ میں والدین کے باربار کے اصرار پر صرف بیس مزید سیٹوں کا بندوبست صرف جونیئر سیکشن کے لئے کیا جا سکا ہے۔ داخلہ 24 اکتوبر تک۔ اگر سیٹیں اس تاریخ سے قبل مکمل ہو گئیں تو داخلہ بند کر دیا جائے گا۔ 31 اکتوبر تک بچے کی عمر 3 سال سے کم اور 4 سال سے زائد نہ ہو۔
مینیجر

ہنر سیکھئے

ہمیں اپنی ورکشاپ کے لئے چند محنتی، ایماندار نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ کام سکھانے کیساتھ ساتھ معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔ خواہشمند حضرات جلد رابطہ کریں۔
الطاہر سیٹلائیٹ بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون: 212974

ضروری اعلان

ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دارالبرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر 1 دارالعلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر: 212755
مینیجر: **مطب حمید مشہور دواخانہ** اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان: 212855

ہومیوپیتھک ڈاکٹر
عزیز احمد خان
D.H.M.S. R.H.M.P.
بہتر تشخیص سستا علاج
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار۔ ربوہ
فون: 212399 گھر: 211399

امراض جلد، گرمی جگر، مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت، گھبراہٹ، کمی نیند کے معالج

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج

زد جام عشق	نواب شاہی
شباب آور موتی	حب نشاط

○ فہرست ادویہ دجنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) **گولبازار ربوہ**
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534